No. of Printed Pages : 11

MUD-007

M.A. (Urdu) (MAUD)

Term-End Examination

December, 2025

MUD-007 : Urdu Nazm

Time : Three Hours] *[Maximum Marks : 100*

نوٹ:۔ سبھی سوالوں کے جواب لکھنا لازمی ہیں۔ تمام سوالوں کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ اردو نظم کی تعریف اور ارتقاء پر تفصیلی مضمون لکھئے۔

یا

نظیراکبرآبادی کی حیات وخدمات بیان کیجیے اور ان کی نظم نگاری کی خصوصیات لکھیے۔

۲۔ الطاف حسین حالؔی کی حیات و خدمات بیان کرتے ہوئے ان کی نظم ''نشاط امید'' کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

یا

اکبرالہ آبادی کی نظم نگاری کے فکری و فنی امتیازات پر سیر حاصل بحث کیجئے۔

۳۔ معین احسن جذبی کی حیات و خدمات اور ان کی نظم نگاری کی خصوصیات پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔

یا

فیض احمد فیضؔ کی نظم نگاری کے امتیازات کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی نظم ''تنہائی'' کا تجزیہ کیجیے۔

۴۔ درج ذیل اشعار کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے۔

(الف)

قلّہ کوہ تھا چرخ بریں سے ہمراز
رکھتا تھا طولِ امل سے بھی سوا راہ دراز

تھی تو ظاہر میں بہت سخت چڑھائی اس کی
اور مسافت بھی کسی نے نہیں پائی اس کی
اس پہ چڑھنے سے مگر تنگ نہ جی ہوتے تھے
دم اُکھڑتے نہ تھے اور سینے قوی ہوتے تھے
گرچہ تھا پاؤں اُٹھانے کا نہ یارا دل کو
کوئی دیتا تھا مگر ایسا سہارا دل کو
عقل ہر چند یہ کہتی تھی کہ ہے درد بہت
دل یہ کہتا تھا کہ ہمت میں ہے مقدور بہت
جشن شاہانہ سامان نظر آتا تھا وہاں
ساز عشرت کوئی در پردہ بجاتا تھا وہاں

دل اس آواز پہ اس طرح کھچے جاتے تھے
گویا ذرے سوئے خورشید اڑے جاتے تھے
اس طرف میرا دل زار بھی یوں آہ چلا
جیسے بلبل سوئے گُل کبک سوئے ماہ چلا
کاہ کی طرح سوئے کاہ رباء پہنچا میں
الغرض منزل مقصود پہ جا پہنچا میں

یا

(ب)

آہ ! اے میری کتابو ! میرے بچپن کی رفیق
عالمِ طفلی سے ہو تم میری غمخوار و رفیق

راحت و دل ہو تمہیں، آسائش جان ہو تمہیں
میری دنیا ہو تمہیں، اور میرا ایمان ہو تمہیں
شب کو تنہائی میں گھنٹوں لطف صحبت تم سے ہے
دن کو میرے خوشنما کمرے کی زینت تم سے ہے
قلب معطّر کے لیے سرمایۂ تسکین ہو تم
میز پر پھولوں کا اک گلدستۂ رنگین ہو تم
تم سے میں مانوس ہوں، مجھ سے محبت تم کو ہے
تم سے الفت مجھ کو ہے، مجھ سے الفت تم کو ہے
ہے عجیب دلکش تمہارا آہ! انداز سکوت
کنج خاموشی میں ہو تم میری ہمراز سکوت

دل میں یہ چبھتے ہوئے فقرے یہ تقریر خموش

تم پہ دیوانہ ہوں میں، تم ہو وہ تصویر خموش

نطق کے پھولوں میں یہ انداز رعنائی کہاں

یہ سکوت روح پرور، یہ مسیحائی کہاں

آہ! اے میری کتابو! مایۂ عقل و تمیز

کیوں نہ رکھوں میں تمھیں نقد و دل و جاں سے عزیز

تم غذائے روح ہو، تم صیقل اخلاق ہو

صفحۂ دانش پہ گویا جدول اخلاق ہو

۵۔ درج ذیل اشعار کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے۔

(الف)

تمتمائے ہوئے عارض پہ یہ اشکوں کی قطار

مجھ سے اس درجہ خفا آپ سے اتنی بیزار

میں نے کب تیری محبت سے کیا ہے انکار

مجھ کو اک لمحہ کبھی چین بھی آیا تجھ بن

عشق ہی ایک حقیقت تو نہیں ہے لیکن

زندگی صرف محبت تو نہیں ہے انجم

سوچ دنیا سے الگ بھاگ کے جائیں گے کہاں

اپنی جنت بھی بسائیں تو بسائیں گے کہاں

امن اس عالم افکار میں پائی گے کہاں

پھر زمانے سے نگاہوں کا چرانا کیسا

عشق کی ضد میں فرائض کو بھلانا کیسا
زندگی صرف محبت تو نہیں ہے انجم

یا

(ب)

اگر اس گلشن ہستی میں ہونا ہی مقدر تھا
تو میں غنچوں کی مٹھی میں دل بلبل ہوا ہوتا
گناہوں میں ضرر ہوتا، دعاؤں میں اثر ہوتا
محبت کی نظر ہوتا، حسینوں کی ادا ہوتا
فروغ چہرہ محنت غبار دامن دولت
تم پیشانی غیرت خم زلف رسا ہوتا

ہوا ہوتا کسی دستار کج پر پھول کی طرح
اور اس دستار کج کی تمکنت پر ہنس رہا ہوتا
کسی مغرور کی گردن پہ ہوتا بوجھ احساں کا
کسی ظالم کے دل میں درد ہوکر لادوا ہوتا
کسی منعم کے چہرہ پر خوشی حاجت روائی کی
کسی نادار کی نظروں میں شرم التجا ہوتا
کسی بھٹکے ہوئے راہی کو دیتا دعوتِ منزل
بیاباں کی اندھیری شب میں جوگی کا دیا ہوتا
شرر بن کر کسی نادار گھر کے سرد چولھے میں
’بعد امید فردا‘ زیر خاکستر دبا ہوتا

شکستہ جھونپڑے میں بانسری دہقاں کی بن کر
سکوت نیم شب میں راز ہستی کہہ رہا ہوتا
غرض اس حسرت واندوہ و یاس وغم کی بستی میں
کہیں درد آفریں ہوتا کہیں درد آشنا ہوتا

××××××××